دیباچہ
از نگاہ راحیل

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

دیباچہ

از

نگاہ راحیل

www.novelsclubb.com

دیباچہ از نگاہ راحیل

قسط نمبر 6

باب چہارم

تم بتا نہیں سکتے

کہ کتنا جھوٹ ہے اس دنیا میں۔

جعلی روحیں

جو مہلک لاش کی طرح چلتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

تم اسے نہیں دیکھ سکتے

جب تک وہ سب کچھ تمہارے سامنے نہ دکھائے۔

صحیح وقت اور لمحے کے لیے۔

جب تمہیں احساس ہوا کہ لوگوں کے پاس ماسک (دوہرے چہرے) ہیں۔

اور تم نہیں جانتے کہ کس پر بھروسہ کرنا ہے۔

وہ اپنی تلخ حقیقت کو چھپاتے ہیں۔

عوام کی نظروں سے۔

جعلی مسکراہٹیں۔

تماشوں کی تخلیق

صرف انہی سے شروع ہوئی

www.novelsclubb.com

جھوٹ پر جینے کے لیے۔

کہ انہوں نے ارد گرد ڈال دئیں

اپنی زہریلی باتیں۔

یہ آپ کے دماغ کو متاثر کریں گی۔

اصل رنگ جلد دکھائی دے گا۔

اس سے ان کی جلد پر اثر پڑے گا۔

بالکل گرگٹ کی طرح۔

زندگی کے عجائبات

جعلسازی سے بچنے کی کوشش کرنا۔

تم انہیں نہیں پڑھ سکتے

جب تک وہ اسے نہ دکھائیں۔

www.novelsclubb.com

موسیقی واحد حقیقی دوست ہے۔

جس پر تم بھروسہ کرو۔

یہ تمہیں ہر وقت حقیقی رکھتا ہے۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ زندگی تمہیں کیا دیتی ہے۔

یہ تمہارے لیے وہاں ہوگا!۔

(بدر کی نظم!۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسما سلطان مینشن اب سلطانہ اور سلطان کی ملاقات کی وجہ سے مزید شاہی اور حسین بن چکا تھا۔

میر آئے اور نینا آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھیں اور عریشہ بھی انہی کے ساتھ تھی۔

www.novelsclubb.com

"نینا! تم میرے گھر کب آرہی ہو؟"

میر آئے نے نینا سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میر آئے!! میں تمہارے گھر۔۔"

نینا یہ کہہ ہی رہی تھی کہ تب ہی اس کی بات میر آئے نے یہ کہتے ہوئے کاٹی کہ

"تم بس آ رہی ہو میرے گھر۔۔ تمہیں ابھی پتہ نہیں ہے کہ ترک بہت ہی مہمان نواز قوم ہے۔"

"تمام! تمام! میں جانتی ہوں کہ تم لوگ بہت ہی مہمان نواز قوم ہو۔۔ لیکن ہم پاکستانی بھی کسی سے کم نہیں۔"

نینا نے ابرو اچکا کر کہا۔

"تمام! تو تم کل آ رہی ہو! ہے نا؟"

"میر آئے وہ میں۔۔"

"لتفین (پلیز) نینا!۔"

"اچھا ٹھیک ہے میں آ جاؤں گی۔"

"وعدہ؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں وعدہ!۔"

"تم وعدہ نبھاؤ گی نا؟"

میر آئے کی بات پر نینا حیران ہوئی۔

"میر آئے! جس طرح ترک بہت ہی مہمان نواز قوم ہے نا اسی طرح ہم پاکستانیوں کو بھی وعدے نبھانا اچھے سے آتا ہے۔"

"چلو یہ تو اب تب ہی معلوم ہو گا جب تم اپنا وعدہ پورا کرو گی۔"

میر آئے نے ابرو اچکا کر کہا۔

"تم فکر مت کرو۔۔مجھے وعدے نبھانا اچھے سے آتا ہے۔"

نینا اور میر آئے یونہی کچھ دیر باتیں کرتی رہیئں۔

نازلی ابھی تک براق سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔ براق کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات اب پہلے سے کئی زیادہ بڑھ چکے تھے۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے کوئی بھی چیز ملے اور وہ اسے نازلی کے منہ پر دے مارے تاکہ اس کا منہ تو بند ہو۔

"تمہیں پتہ ہے براق۔۔میں نے تمہیں ادھر بہت مس کیا۔۔ مگر اب تم سے مل کر میری ساری اداسی ختم ہو گئی ہے۔ چلو کوئی پلان بناتے ہیں۔۔ کہیں ڈنر پر یا پھر لنچ پر چلتے ہیں۔"

نازلی نے براق سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نازلی! میں نہیں چل سکتا۔"

www.novelsclubb.com

براق کے اس ایک جملے نے نازلی کے چہرے کے تاثرات بدلے۔ براق کی نیلی آنکھوں میں بیزاری کی ایک لہر تھی۔

"لیکن کیوں؟"

"کیونکہ یہ میرے اصولوں کے خلاف ہے!۔"

نازلی اسے جواب میں کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن تب ہی براق ناگواری سے سر جھٹکتا وہاں سے جانے لگا۔

"براق! براق! میری بات تو سنو۔۔"

اور تب تک براق وہاں سے جا چکا تھا۔

براق کے چہرے پر ناگوری کے تاثرات ابھی تک قائم تھے۔یہ تاثرات تب بدلے جب بھاری قدم چلتے ہوئے اس کی نظر اس سیاہ آنکھوں والی لڑکی کی جانب گئی، جو میر آئے یامان سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے دیکھ کر پتہ نہیں کیوں اس کا دل زور سے دھڑکا، جیسے اس میں کوئی خاص بات ہو۔

اور خاص بات تو واقعی اس میں تھی۔

اسے دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

ناگواری کے تاثرات اب کچھ مختلف تاثرات میں بدل چکے تھے۔

لیکن اس کا دل ابھی یہ قبول نہیں کر رہا تھا۔

مگر

سیاہ آنکھیں نیلی آنکھوں سے نہیں ٹکرائی تھیں۔

شاید جو براق کے دل میں تھا وہ نینا کے دل میں نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

براق، میر آئے اور جیمرے خاتون سیودا کی منگنی اٹینڈ کرنے کے بعد اپنے گھر لوٹ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

جیمرے خاتون بہت تھک چکی تھیں جس وجہ سے وہ اپنے کمرے میں سونے کے لیے چلی گئیں۔

براق اپنے کمرے میں تھا جب اس نے میر آئے کو بلایا۔

میر آئے وہاں آئی۔

"آؤ میر آئے! بیٹھو۔۔مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔"

براق نے کہا تو

میر آئے صوفے پر آکر بیٹھی۔

"جی کہیے آبے۔"

وہ ابھی نائٹ سوٹ میں ملبوس تھی۔ براق بھی نائٹ سوٹ میں ہی ملبوس تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ایک بات بتاؤ۔۔وہ لڑکی جو آج تمہارے ساتھ تھی۔۔سیاہ آنکھوں والی۔۔

کیا نام تھا اس کا۔۔"

براق نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تو میر آئے نے فوراً جواب دیا کہ

"نینا! نینا احسن نام ہے اس کا۔"

"تمام! وہی لڑکی۔۔اس سے تمہاری دوستی کب ہوئی؟"

براق نے میر آئے سے پوچھا تو میر آئے کچھ سمجھ نہ سکی۔ براق کی نیلی آنکھوں میں آج کچھ خاص تھا جو وہ شاید سمجھ گئی تھی۔

"میں نے آپ کو بتایا تھا مگر آپ میری بات غور سے سنتے ہی کہاں ہیں۔"

میر آئے نے شکوہ کن لہجے میں کہا۔ مگر براق نے اس بات پر کوئی رد عمل نہ دیا۔ اس کا ذہن جیسے کہیں اور تھا۔

www.novelsclubb.com

"خیر اس سے میری دوستی تب ہوئی تھی جب میں یو این جی اے گئی تھی۔"

میر آئے نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"تمام۔۔پھر؟"

براق نے اثبات میں سر ہلانے کے بعد پوچھا۔

"جب میں نے اسے تقریر کرتے ہوئے سنا تو مجھے اس کی تقریر بہت اچھی لگی۔۔ اور میں نے نینا کے بہت سے تجزیئے بھی سنے ہیں جو کہ انگلش کیپشنز کے ساتھ ہوتے ہیں۔۔تب ہی سے میں اس کی فین بھی ہوں۔"

میر آئے کی بات پر براق حیران ہوا۔

"تجزیئے؟"

براق نے حیرانگی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں! وہ ایک صحافی ہے۔"

"واللہ! تو وہ ایک صحافی ہے۔"

براق نے کہا تو اس کے انداز میں کچھ مختلف تھا جیسے وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا اس بارے میں۔اور ساتھ ہی ساتھ میر آئے کو ایسا لگا کہ براق نینا سے متاثر ہوا تھا۔

"آبے! ایک بات پوچھوں؟"

میر آئے نے پوچھا۔

"ہاں! ضرور۔"

براق نے فوراً جواب دیا۔

"آپ اس کے بارے میں اتنا کیوں پوچھ رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

میر آئے کے سوال پر براق ذرا چوکنا ہوا۔اس کے اعصاب تنے۔

"میر آئے! میں ایک فوجی ہوں۔۔اور اپنے ارد گرد موجود ہر شخص کی خبر رکھنا میرا فرض

ہے۔"

اس نے فخر سے جواب دیا۔

"کیا واقعی یہ فرض ہے؟"

میر آئے کے سوال پر براق کے اعصاب مزید تنے۔

"ہاں ہے یہ فرض اور فرض سے زیادہ یہ میرا اصول ہے۔"

براق کے جواب پر میر آئے کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

www.novelsclubb.com

"میری اور بھی بہت سی دوستیں ہیں۔۔آپ نے ان کے بارے میں اتنا کبھی نہیں پوچھا۔"

میر آئے نے شرارتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔اس کے چہرے کی مسکراہٹ اب بڑھ گئی تھی۔

"مجھے اب نیند آرہی ہے۔ تم جاسکتی ہو یہاں سے۔"

براق نے ناگواری بھرے انداز میں کہا۔

"تمام! میں چلی جاتی ہوں۔۔ویسے آپ کو ایک بات بتا دیتی ہوں۔۔احسان مند رہیں گے آپ میرے۔"

"کیسی بات؟ جلدی بولو۔۔میرے پاس تمہاری فضول باتوں کا وقت نہیں ہے۔"

براق کے چہرے پر ناگواری ابھی تک قائم تھی۔وہ جیسے بہت تھکا ہوا تھا۔

"نینا کی وہ تقریر جو اس نے یو این جی اے میں کی تھی وہ یوٹیوب پر موجود ہے۔"

میر آئے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میر آئے! تم یہاں سے جاتی ہو یا نہیں۔"

براق نے غصے بھرے انداز میں کہا۔

"جا رہی ہوں۔۔ فکر نہ کریں آپ۔"

میر آئے وہاں سے گئی تو براق ہلکا سا مسکرایا۔

"پاغل لڑکی۔"

وہ زیر لب بڑبڑایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میر آئے سیدھا جیمرے خاتون کے کمرے میں گئی۔

www.novelsclubb.com

دروازہ کھٹکھٹانے پر جیمرے خاتون نے اسے اندر بلا لیا۔ جیمرے خاتون ابھی تک سوئی نہیں تھیں۔

میر آئے ان کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھی۔ جیمرے خاتون چادر لیے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھیں۔ان کے چہرے پر آج مسرت کی ایک لہر تھی۔

"کیا ہوا ہے میر آئے؟"

جیمرے خاتون نے پوچھا۔

"آنے! وہ آج میں نے آپ کو نینا سے ملوایا تھا نا۔"

"ہاں! وہ سیاہ آنکھوں والی لڑکی۔۔ وہ ویسے بہت خوبصورت تھی۔"

جیمرے خاتون نے فوراً کہا۔وہ جیسے اس ہی بارے میں بات کرنا چاہ رہی تھیں۔

"ایوت! وہ خوبصورت تو بہت ہے۔ میں نے اسے کل ہمارے گھر بلایا ہے۔۔ مگر مجھے نہیں لگتا کہ وہ آئے گی۔"

میر آئے نے دکھ بھرے انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم فکر مت کرو۔۔میں اس سے بات کر لوں گی۔۔ویسے میں بھی اسے بلانا چاہ رہی تھی۔"

جیمرے خاتون کی بات پر میر آئے چونکی۔

"کیوں؟"

میر آئے نے اچھنبے سے پوچھا۔

"تم نے اپنے آبے کو دیکھا تھا؟مجھے تو دیکھتے ہی کچھ کچھ سمجھ آگیا تھا۔"

انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آنے! شاید آپ صحیح کہہ رہی ہیں۔۔مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"بس تم اسے کل ڈنر پر بلاؤ۔۔اور ہاں میری ایک اور بات غور سے سنو۔"

جیمرے خاتون میر آئے کو آہستہ آواز میں کچھ کہنے لگئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تاریخ تھی 7 فروری، 2022۔

رات کی تاریکی میں چاند کی روشنی کسی جگنو کی مانند چمک رہی تھی۔

یہ روشنی پر کشش ہونے کے ساتھ ساتھ بہت گہری بھی تھی،

جیسے اس میں کئی راز دفن ہوں!۔

یہ منظر تھا اسی محل جیسے گھر کا جس کی سیڑھیاں سرخ قالین سے ڈھکی تھیں۔

وہاں ہر طرف اندھیرا سا چھایا تھا۔

اندھیرے کے ساتھ ساتھ خاموشی نے بھی اپنے قدم جمائے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

اچانک اس خاموشی میں کسی نے خلل پیدا کیا۔

کسی نے اس خوبصورت محل جیسے گھر کا دروازہ کھولا اور بجھی ہوئی بتیاں جلائیں۔ وہ شخص سفید ٹی شرٹ اور سیاہ جینز میں ملبوس تھا۔

مگر وہ شخص اکیلا نہیں تھا۔

اس کے ساتھ سرمئی آنکھوں والا ایرن بھی تھا۔

وہ دونوں ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے اور آمنے سامنے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"مرات! مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ تم واقعی ماسٹر مائنڈ ہو!۔"

ایرن نے مرات سے کہا۔

"تمام! لیکن تم ابھی بھی مجھے اچھے سے نہیں جانتے۔"

مرات نے ابرو اچکا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"وہ کیوں؟"

ایرن نے حیرانگی سے پوچھا۔

"بس۔۔ تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔"

مرات نے فاتحانہ انداز میں کہا۔

"میں سوچتا ہوں کہ جب براق کو پتہ چلے گا کہ تم یعنی مرات زندہ ہے۔۔تب وہ کیا کرے گا؟"

ایرن نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"وہ دن بھی بہت نزدیک ہے جب اسے میرے بارے میں معلوم ہو جائے گا۔"

مرات نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

یوں وہ کچھ دیر آپس میں باتیں کرتے رہیں اور پھر ایرن وہاں سے چلا گیا۔

مرات سیڑھیاں چڑھتا ہوا بائیں جانب روانہ ہوا جہاں اس کا بیڈروم تھا۔

وہ اپنے بیڈروم میں داخل ہوا اور پھر اس نے اپنے کمرے کی بتیاں جلائیں۔

ہر طرف روشنی ہو گئی۔

اس نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر چند قدم چلتا ہوا ایک دم سنگھار میز کے سامنے شیشے کو دیکھ کر رکا۔

وہ اپنے چہرے کو شیشے میں دیکھتا ہوا مسکرایا۔

سیاہ ماتھے پر بکھرے بال اور سیاہ آنکھیں۔اس کی رنگت سفید تھی اور قد دراز۔

یہ وہی چہرہ تھا جسے احمت الپ اچھے سے پہچانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور احمت کے ساتھ ساتھ یہ چہرہ براق یامان بھی اچھے سے پہچانتا تھا۔

لیکن

ان دونوں کے ساتھ ساتھ اس چہرے کو کوئی اور بھی بہت اچھے سے پہچانتا تھا!

میر آئے یامان!

ہاں! یہ وہی تھا

براق یامان اور احمت الپ کا ساتھی

اور

میر آئے یامان کا سب کچھ!۔

"براق! تم واقعی بہت بے وقوف ہو۔"

ایلدار از جان یعنی مرات کارابے نے اپنے آپ کو شیشے میں مسکراتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تاریخ تھی 1 جنوری، 2023۔

آج بادل سورج کو ٹھیک سے چمکنے کا موقع نہیں دے رہے تھے۔

یہ منظر تھا ایک خفیہ جگہ کا جو ایک جنگل میں اس طرح سے بنائی گئی تھی کہ وہاں تک پہنچنا ناممکن تھا۔

کیونکہ

اس عمارت کو بہت سے درختوں کے پتوں نے ڈھکا ہوا تھا۔اس عمارت کے اوپر مٹی جمی ہوئی تھی جیسے یہاں صدیوں سے کوئی نہ آیا ہو۔

مکڑی کے جالے بھی اس عمارت پر سو رہے تھے۔

اس عمارت کے اندر ایک کمرے میں سے کچھ آوازیں آرہی تھیں۔

"مرات ! تمہیں یقین ہے کہ براق کو تم پر کبھی بھی شک نہیں ہو گا۔"

ایک ادھیڑ عمر شخص جو ایک کرسی پر بیٹھا تھا اس نے مرات سے سوال کیا۔

"اونور ! مجھے اس بات کا سو فیصد یقین ہے !۔"

www.novelsclubb.com

مراات نے فاتحانہ انداز میں کہا۔وہ اونور کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا تھا۔ان دونوں کے علاوہ وہاں اور کوئی موجود نہ تھا۔

"وہ کیوں؟"

اونور نے پوچھا۔

"کیونکہ مجھے اس کے ساتھ کام کرتے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں اور وہ اب تک یہ نہیں جان پایا کہ میں ایلدار از جان ہی کاراب کا بیٹا مراات ہوں۔"

اس نے ابرو اچکا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں! یہ بات تو تم نے ٹھیک کہی ہے۔۔ایک بات بتاؤ۔۔تم نے اپنا نام ایلدار ہی کیوں رکھا؟"

اونور نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

مرات اس سوال پر مسکرایا۔

"ایلدار کا مطلب ہے بورن ٹو فائٹ۔۔اور یہ نام مجھے اپنی شخصیت کے حساب سے مناسب لگا۔۔تو بس۔۔اسی لیے میں نے یہ نام چوز کیا۔"

مرات نے ہلکے پھلکے انداز میں جواب دیا۔

" صحیح ! خیر مجھے ایسا لگتا ہے کہ تمہیں ابھی بھی براق کا مزید اعتماد جیتنے کی ضرورت ہے۔۔کیونکہ وہ بہت شاطر ہے۔۔اور دمیر بھی اب تم لوگوں کو زیادہ دیر تک لیڈ نہیں کر پائے گا۔۔تو یہ سمجھ لو کہ۔۔اگلا کمانڈر ان چیف براق ہی ہو گا۔"

اونور نے سنجیدگی سے کہا لیکن اس کی نسبت مرات کا انداز بالکل غیر سنجیدہ سا تھا جیسے اسے کوئی فکر ہی نہیں کسی بھی بات کی۔

"آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ براق بہت شاطر یا سمجھ دار ہے؟"

مرات نے سوال کیا۔

"اس کا باپ یامان !۔۔ تم اسے نہیں جانتے مرات۔۔ وہ بہت قابل تھا۔۔ بس اپنی ایک غلطی کی بنا پر اسے شکست ہوئی۔۔ تم یہ دعا کرو کہ براق بھی وہی غلطی کرے کیونکہ مجھے براق میں یامان کا ہی عکس نظر آتا ہے۔"

اونور کی بھوری آنکھوں میں ایک خوف سا تھا۔

"آپ یہ جان لیں کہ براق کا حال بھی اس کے باپ جیسا ہی ہو گا اور ایک اور بات !۔۔ براق عقل مند نہیں ہے۔۔ وہ بہت بے وقوف ہے۔"

اس نے ایک پر اعتماد انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے۔۔ ہو سکتا ہے تم صحیح ہو۔۔ لیکن میں ابھی بھی اس بات سے اتفاق نہیں کرتا۔ تمہیں اس کا اعتماد جیتنے کی ضرورت ہے ابھی بھی اس لیے میں نے ایک پلان بنایا ہے۔"

اونور نے کہا۔

"کیا؟"

مرات نے پوچھا۔

"وہ پلان یہ ہے کہ تم سٹیز نشانتاشا میں ٹائم بم فٹ کرو گے لیکن۔۔اس کو ایسے فٹ کرنا کہ وہ ڈیفیوز بھی ہو جائے۔۔سمجھ گئے؟"

اونور نے سنجیدگی سے کہا۔

"تمام! سمجھ گیا۔"

www.novelsclubb.com

مرات نے جواب دیا۔

اونور مسکرایا۔

"مرات! تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ براق بہت بے وقوف ہے؟"

اس سوال پر مرات مسکرایا۔

"آپ جانتے ہیں کہ براق کی ایک بہن بھی ہے۔"

مرات نے کہا۔

"ہاں! میں جانتا ہوں۔۔ کیوں ؟اس معاملے سے اس کا کیا لین دین ؟"

اونور کچھ سمجھ نہ پایا۔

"اس کی بہن کسی کو بہت چاہتی ہے۔۔ وہ اس کے لیے اپنی جان تک دے سکتی ہے۔۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ اسے وفا کے بدلے بے وفائی ملے گی۔"

www.novelsclubb.com

مرات کی بات پر اونور حیران ہوا۔

"مرات! کیا میں جو سوچ رہا ہوں ویسا ہی ہے ؟"

اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ جیسے شکاری کے ہاتھ شکار لگ گیا ہو۔

"ہاں! ایسا ہی ہے۔۔ براق کی بہن میر آئے یامان جس شخص کی محبت میں دیوانی ہے۔۔ وہ میں ہی ہوں۔۔ ایلد اراز جان یعنی مرات کارابے۔"

اس کمرے میں دونوں کے قہقہہ لگا کر ہنسنے کی آواز گونج اٹھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مرات اونور سے ملاقات کرنے کے بعد اپنے گھر لوٹا۔ وہی محل جیسا گھر۔

www.novelsclubb.com

لیکن شاید یہ گھر اس کے لیے محل ہونے کی بجائے

ایک قید خانہ تھا!

یادوں کا قید خانہ!۔

وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا۔

اس کمرے میں سنگھار میز سے تھوڑا دور کر کے ایک میز رکھی تھی۔ جس پر ایک میوزک باکس موجود تھا۔اس نے اس میوزک باکس کو آن کیا۔کمرے میں اس میوزک باکس کی دھن پھیل گئ۔

پھر وہ اپنے کمرے کی الماری کی طرف بڑھا اور اس میں سے ایک فوٹو ایلبم نکالی اور اسے لے کر صوفے پر جا بیٹھا۔

ایلبم کھولتے ہی سامنے کئ تصویریں آ گئیں۔ان تصویروں میں مرات،اس کی والدہ دیلارا خانم اور کارا بے تھے۔

یہ تصویریں دیکھ کر مرات کی سیاہ آنکھیں بھر آئیں۔

جسم یہاں تھا مگر روح کئی سال پہلے جا چکی تھی۔

کئی سورج نکلے تو کوئی سورج غروب ہوئے۔

یہ منظر تھا ایک چھوٹے سے گھر کا جہاں وہ پندرہ سال کا لڑکا بہت ڈرا اور سہما ہوا کھڑا تھا۔اس کے ہاتھ میں ایک میوزک باکس تھا جس کی دھن پورے ڈرائنگ روم میں پھیلی تھی۔

"مرات! تمہیں جب بھی ایسا لگے کہ تم اکیلے ہو تو تم اس وقت یہ میوزک باکس آن کر لینا۔ جہاں تک اس میوزک کی آواز پہنچے گی وہاں میں ہوں گا۔"

مرات کے ذہن کے پردوں پر اپنے والد کا رابے کی کہی گئی بات گھر کر گئی تھی۔

اس دھن میں ایک اور آواز بھی تھی جو کہ دراصل اس میوزک باکس سے نہیں آ رہی تھی۔

یہ آواز تو بیڈروم سے آ رہی تھی۔

دیلارا خانم کی چیخوں کی آواز۔

"مت مارو مجھے۔۔لتفین (پلیز)۔"

وہ التجا کر رہی تھیں مگر کوئی انہیں ان کے چہرے پر زور زور سے تھپڑ مار رہا تھا۔

بات صرف یہاں تک نہ رکی وہ شخص ان کے جسم پر بھی کسی ایک ٹوٹی ہوئی لکڑی سے مار رہا تھا۔یہ لکڑی سامنے موجود ٹوٹی ہوئی کرسی کی تھی جو کہ اسی شخص سے ٹوٹی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ شخص سیاہ رنگ کے لباس میں ملبوس تھا اور اس نے اپنے چہرے کو بھی سیاہ ماسک سے ڈھکا ہوا تھا۔

اس آدمی کے ساتھ ایک اور آدمی بھی بالکل اسی کی طرح کے حلیے میں تھا۔

"بتاؤ ہمیں! کہاں ہے وہ؟"

اس شخص نے دیلارا خانم سے چیخ کر پوچھا۔اس کے ہاتھ میں وہ لکڑی ابھی بھی موجود تھی۔

"میں۔۔میں نہیں جانتی۔۔مجھے چھوڑ دو پلیز۔"

انہوں نے سسکیاں لیتے ہوئے جواب دیا۔

اس شخص کو مزید غصہ آیا۔اس نے اس بار لکڑی کے وار تیز کر دیے جوان کے جسم کو بہت تکلیف پہنچا رہے تھے۔

"بتاؤ ہمیں کارابے کہاں ہے؟"

اس بار اس شخص کو بھی سانس چڑھ گیا تھا۔

"میں نہیں جانتی!۔"

وہ غرائیں۔

یہ سن کر اس شخص نے دوبارہ وار کرنے کے لیے اپنا ہاتھ اٹھایا۔

"رک جاؤ! مت مارو اسے۔"

دوسرے نقاب پوش شخص نے کہا۔

"کیوں؟"

www.novelsclubb.com

اس نے لکڑی زمین پر پھینکتے ہوئے پوچھا۔

"کیونکہ اس کی اب ضرورت نہیں۔۔ کارابے مل چکا ہے۔"

اس نے موبائیل پر کسی کا میسج پڑھتے ہوئے کہا۔

یہ سننے کے بعد اس نقاب پوش شخص نے اپنی ابرو اچکائی۔ جس سے اس دوسرے نقاب پوش شخص نے اپنی جیب سے پستول نکالی اور پھر۔۔

گولی کی آواز پورے گھر میں گونج اٹھی۔

دیلارا خانم فرش پر نڈھال ہو کر گر گئیں۔ان کی دھڑکنیں آہستہ آہستہ بند ہونے لگئیں۔

وہ دو نقاب پوش افراد اس کمرے سے باہر نکلے اور ان میں سے ایک کی نظر اس چھوٹے لڑکے مرات کارابے کی جانب گئی۔

مگر وہ شخص اسے کچھ بھی کہے بغیر وہاں سے چلا گیا۔

مرات وہیں سہما ہوا کھڑا تھا۔انہیں جاتا دیکھ کر وہ بیڈروم کی جانب بھاگا۔اس کے ہاتھ سے وہ میوزک باکس زمین پر گر گیا تھا۔

اپنی والدہ دیلارا خانم کو مردہ حالت میں دیکھ کر وہ بوکھلا گیا۔

"آنے! اٹھیے۔۔مجھے چھوڑ کر مت جایئے۔۔میں اکیلا رہ جاؤں گا۔۔لتفین آنے!۔"

یہ کہہ کر وہ زور زور سے رونے لگا۔

مگر کوئی اس کی مدد کو نہیں آیا۔

www.novelsclubb.com

"آنے! لتفین!!۔"

وہ چیخا، غرایا، مگر سب بے سود رہا۔

کچھ دیر وہ یونہی روتا رہا اور پھر وہ بیڈ روم سے باہر نکلا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ کسی کو مدد کے لیے بلائے مگر تب ہی اس کی نظر فرش پر گرے والٹ پر گئی۔

اسے ایک دم یاد آیا کہ ان نقاب پوش افراد میں سے ایک کا والٹ یہاں سے جاتے ہوئے گر گیا تھا۔

اس نے والٹ اٹھایا اور پھر اس والٹ کو کھولا۔ اس والٹ کے اندر موجود آئی ڈی کارڈ اور باقی چیزیں دیکھ کر اسے معلوم ہو گیا کہ یہ والٹ ایک فوجی کا ہے۔

یامان بے!۔

یہ والٹ یامان بے کا تھا جس سے مرات کو یہ معلوم ہو گیا کہ وہ نقاب پوش شخص بھی یامان بے ہی تھا۔

مرات نے وہ والٹ بیڈ روم میں جا کر چھپا لیا اور پھر مدد کے لیے گھر سے باہر نکل گیا۔

مدد ملنے کے بعد دیلارا خانم کو ہسپتال لے جایا گیا لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔

دیلارا خانم اس دنیا سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گئی تھیں۔

دیلارا خانم کی موت کی خبر سن کر مرات کے دل میں بدلے کی آگ جمع ہو گئی۔

اس بدلے کی آگ میں مزید اضافہ تب ہوا جب مرات کو معلوم ہوا کہ اس کے والد کارابے کو بھی قتل کر دیا گیا۔

مگر یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کارابے کو کس نے قتل کیا۔

لیکن

مرات کو یقین تھا کہ کارابے کا قتل یامان بے نے ہی کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ان سب یادوں کے سائے کے فوراً بعد کسی اور یاد کے سائے نے جگہ لے لی۔

وہ پندرہ سالہ مرات ڈرا سہما سا کہیں کھڑا تھا۔اس کے سامنے ایک شخص کھڑا تھا جس کی عمر انیتس سال تھی۔

"کیا تم اپنے والدین کا بدلہ لینا چاہتے ہو مرات!؟"

اونور نے سنجیدگی سے پوچھا۔

مرات ڈرا سہما سا کھڑا اونور کی بات سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر اب سے تم یہ مت سمجھنا کہ تم اکیلے ہو۔۔اب میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا۔۔ تمہیں ہر وہ چیز دوں گا جس کی تم خواہش کرو گے۔۔بس تمہیں اپنے اندر انتقام کی آگ کو کم نہیں ہونے دینا۔"

اس نے مرات سے وعدہ لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

موجودہ دن۔

مرات اپنے بیڈ پر آ کر بیٹھا۔

اس نے اپنی ٹانگیں لمبی کیں اور بیڈ کی بیک سائیڈ کے ساتھ ٹیک لگایا۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنی آنکھیں بند کیں۔اور پھر اس کے ذہن کے پردوں پر ایک خوبصورت نیلی آنکھوں والی لڑکی کی تصویر آئی۔

"میر آئے ڈئیر! مجھے معاف کر دینا۔"

اس نے زیر لب مسکراہٹ لیے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نینا احسن عریشہ کے ساتھ ہوسٹل پہنچ چکی تھی۔

عریشہ تو فوراً کمرے میں آکر سو گئی کیونکہ وہ سیودا کی منگنی اٹینڈ کر کے بہت زیادہ تھک گئی تھی لیکن نینا نے پہلے عشاء کی نماز پڑھی اور پھر اپنے موبائیل کو لے کر اپنے بستر پر آکر لیٹی۔

اس کی آنکھیں نیند سے بھری تھیں۔

لیکن یہ نیند تب اڑ گئی جب اس نے عباس احمد کا موصول ہوا میسج پڑھا۔

"نینا! میرے پاس میکائیل ملک سے متعلق کافی ثبوت اکٹھے ہو گئے ہیں۔۔ میں جلد ہی تم سے ملاقات کر کے تمہیں وہ ثبوت ہینڈاوور کر دوں گا۔"

نینا کے چہرے پر ایک دم مسکراہٹ آگئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تاریخ تھی 8 فروری، 2022۔

استنبول میں سورج کی روشنی اپنے پر پھیلا چکی تھی۔

ہر طرف اجالا ہو چکا تھا۔

نینا ہوسٹل کے کمرے میں موجود تھی جب اسے میر آئے کی کال موصول ہوئی۔

"مرحبا! مرحبا!۔۔ کیا حال ہے نینا جانم؟"

میر آئے کا انداز مسرت سے بھرپور تھا۔

www.novelsclubb.com

"جانم؟ یہ کیا ہے؟"

نینا جانم کا مطلب سمجھ نہ سکی۔

"اللہ! اللہ! جانم پیار سے کہتے ہیں۔"

میر آئے کے جواب پر نینا مسکرائی۔

"تمام! تمہیں معلوم ہے ہمارے ہاں پیار سے دوست کو یار کہتے ہیں۔"

نینا نے ابرو اچکاتے ہائے کہا۔

"تمام! تو اب میں تمہیں یار ہی بلاؤں گی۔"

میر آئے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور میں تمہیں جانم۔"

نینا نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ہنسنے لگئیں۔

"تو نینا آج تم میرے گھر آ رہی ہو۔۔اور میں کچھ نہیں سنوں گی۔۔ تم نے وعدہ کیا تھا۔"

میر آئے نے کہا۔

"میر آئے! دیکھو میں۔۔"

میر آئے نے نینا کی بات یہ کہتے ہوئے مکمل نہ ہونے دی کہ

"رکو تم آنے سے بات کرو۔"

اور پھر میر آئے نے فون جیمرے خاتون کو تھما دیا۔

"میر آئے!۔۔"

نینا نے اسے روکنا چاہا مگر تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مرحبا! نینا نسلسن؟ (کیا حال ہے؟)"

جیمرے خاتون نے شفقت بھرے انداز میں پوچھا۔

"ام۔۔ آئم فائن۔ نسل۔۔ نسلسان۔"

نینا نسلسن کا مطلب تو جانتی تھی مگر اسے یہ ٹھیک سے بولنا نہیں آتا تھا۔اس نے پوچھا تو جیمرے خاتون مسکرائیں کیونکہ نینا نے نسلسن کو نسلسان کہہ دیا تھا۔

"تم آج میری طرف انوائٹیڈ ہو۔۔اور جس طرح تم میر آئے کی دوست ہو اسی طرح اب تم میری بیٹی ہو۔۔اور آنے کو کوئی انکار کرتا ہے کیا؟"

انہوں نے بہت اپنائیت بھرے انداز میں کہا۔

"جیمرے خاتون !آپ کا اتنا پیار دینے کا بہت شکریہ لیکن آپ میری بات تو سنیں ۔۔"

www.novelsclubb.com

اور تب ہی جیمرے خاتون کہنے لگئیں

"تو اب کیا تم اپنی آنے سے بحث کرو گی؟"

جیمرے خاتون نے سوال کیا۔

"ن۔۔ نہیں۔۔ تمام! میں آرہی ہوں۔"

نینا نے بالا آخر ہاں کہہ دی۔

"مجھے تم سے یہی امید تھی میری پیاری بیٹی۔ یہ لو میر آئے سے بات کرو۔"

انہوں نے یہ کہتے ہوئے فون میر آئے کو تھما دیا۔ان کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔

"تو نینا! دیکھا میں نے تمہیں تمہارا وعدہ توڑنے نہیں دیا۔"

www.novelsclubb.com

میر آئے نے ابرو اچکاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میں اپنا وعدہ توڑ بھی نہیں رہی تھی۔۔ لیکن میر آئے تم بات کو تھوڑا سا سمجھو۔۔ میں ایسے کبھی بھی۔۔"

(اور پھر نینا کی بات میر آئے نے مکمل نہ ہونے دی۔)

"تمہیں براق آپ سے اگر مسئلہ ہے تو فکر مت کرو۔۔وہ شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں۔"

میر آئے کی بات پر نینا چونکی۔

(اسے براق سے آخر مسئلہ کیوں ہونے لگا؟ ہونہہ!۔)

"آہ میر آئے تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو۔۔"

"نہیں نینا۔۔اس میں غلط کچھ نہیں ہے۔۔میں جانتی ہوں تمہاری ویلیوز اور نیچر کو۔۔اس لیے فکر مت کرو۔۔مجھے تو تمہاری یہ خصوصیت پسند ہے۔"

نینا یہ سن کر خوش ہوئی۔

(شکر ہے میر آئے اس کی بات سمجھ تو سکی!۔)

"شکریہ میر آئے۔۔اچھا اب میں فون رکھتی ہوں۔اللہ حافظ۔"

نینا نے کہا۔

"اللہ حافظ!۔"

میر آئے نے جواب دیا۔

فون رکھنے کے بعد میر آئے کے چہرے پر ہلکی سے اداسی آئی۔

"مجھے معاف کر دینا نینا۔۔میں نے تم سے جھوٹ کہا۔"

فون بند کرنے کے بعد نینا کے ذہن میں ایک بات آئی۔

www.novelsclubb.com

"یہ لوگ آخر کیوں اسے اتنی اپنائیت دکھا رہے تھے۔آخر کیا وجہ تھی؟"

وہ کچھ سمجھ نہ سکی۔

اور جہاں تک بات تھی کہ وہ ان سے کیا کہنا چاہ رہی تھی تو وہ میر آئے نے خود ہی کہہ ڈالی۔

نینا کسی کے گھر یوں نہیں چلی جاتی تھی اور خاص طور پر نا محرم افراد سے تو ملاقات وہ صرف تب کرتی جب کوئی سنجیدہ معاملہ ہو اور جہاں اس کا ہونا ضروری بھی ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کی تاریکی نے استنبول کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔

لیکن

آج یہ تاریکی کچھ روشن سی تھی۔

www.novelsclubb.com

نینا ٹیکسی سے باہر نکلی اور وہ یامان ہاؤس کے گیٹ کی طرف بڑھی۔

نینا آج ایک ہلکے گلابی رنگ کے عبایے اور سکارف میں ملبوس تھی۔اس نے ساتھ ایک سفید رنگ کی شال کندھوں پر لی ہوئی تھی۔اس کی سیاہ آنکھوں میں ہمیشہ کی

طرح ایک خاص چمک تھی۔گال گلاب کی پتیوں کی مانند تھے۔وہ ہمیشہ کی طرح بہت حسین لگ رہی تھی۔

گیٹ پر دو گارڈز کھڑے تھے جنہوں نے اسے دیکھ کر گیٹ کھول دیا۔

(یعنی گارڈز کو پہلے سے ہی باخبر کر دیا تھا کہ یامان ہاؤس میں آج کوئی مہمان آرہا تھا۔)

وہ ایک عظیم سفید رنگ کا بنگلہ تھا۔اتنا حسین کہ اس کو دیکھ کر کوئی بھی کچھ دیر کے لیے اپنا سب کچھ بھول جائے۔مگر نینا احسن ان لوگوں میں سے نہیں تھی جو مصنوعی حسن کے پیچھے دیوانی بن جائے۔

www.novelsclubb.com

میر آئے نینا کو گھر کے اندر لے کر گئی۔

سلطانہ نے آج سلطان کے محل میں اپنا پہلا قدم رکھا۔

وہ جیمرے خاتون سے ملی۔ جیمرے خاتون نے اسے دیکھتے ہی پیار سے اپنے سینے سے لگالیا۔

"بہت شکریہ تمہارا! تم ہمارے گھر آئی اور ہمیں اس قابل سمجھا کہ ہم تمہاری مہمان نوازی کریں۔"

جیمرے خاتون نے ہمیشہ کی طرح شفقت بھرے انداز میں کہا۔

"یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔میں کون ہوتی ہوں کسی کو کسی قابل سمجھنے یا نہ سمجھنے والی۔"

نینا نے مسکرا کر کہا۔ www.novelsclubb.com

"نینا! تم جانتی ہو مجھے تمہاری یہی بات سب سے اچھی لگتی ہے۔"

"کیا؟"

نینا نے پوچھا۔

"تمہاری سادگی۔"

انہوں نے کہا تو نینا کے چہرے کی مسکراہٹ مزید بڑھی۔

"سادگی واقعی ایک حسن ہے۔۔جو ہر کسی کو نہیں ملتا۔۔اور جسے مل جائے۔۔وہ دنیا میں سب سے حسین بن جاتا ہے۔"

جیمرے خاتون نے شفقت سے کہا۔

"بہت شکریہ آپ کا۔۔میں بہت خوش نصیب ہوں کہ مجھے آپ جیسے لوگ ملیں۔۔آپ سب واقعی بہت اچھے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

نینا نے کہا تو جیمرے خاتون فوراً کہنے لگئیں کہ

"اور نینا تم بھی بہت اچھی ہو۔"

انہوں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ

"اچھا چلو تم دونوں باتیں کرو۔۔میں پروین سے کہتی ہوں کہ کھانا لگا لے۔"

پروین ان کے گھر کی ملازمہ تھی۔ لیکن کھانا پکانے کا کام وہ نہیں کرتی تھی۔ کھانا ان کے گھر میں صرف جیمرے خاتون ہی پکاتیئں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈائنگ ٹیبل پر کھانے خوبصورت پلیٹوں اور باؤلز میں سجے ہوئے تھے۔ان سب کھانوں کی خوشبو بہت ہی اچھی آ رہی تھی۔

جیمرے خاتون نے کھانے میں بہت سی ڈشز بنائی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

باکلاوا، دونیر کباب، پلاؤ اور بھی بہت سی چیزیں ڈائنگ ٹیبل پر نفاست کے ساتھ رکھی تھیں۔

لیکن ان سب چیزوں کو شروع کرنے سے پہلے جیمرے خاتون نے سب کو سوپ پیش کیا۔

ترک روایت ہے کہ کھانا شروع کرنے سے پہلے خاص طور پر سردیوں میں، سوپ پیش کیا جاتا ہے۔

سوپ پینے کے بعد ابھی ان میں سے کسی نے بھی کھانا شروع نہیں کیا تھا کہ تب ہی دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ سب نے سر اٹھا کر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

وہ کافی دراز قد تھا۔ بھورے بال سلیقے سے سیٹ کیے ہوئے تھے۔ وہ سیاہ جینز کے اوپر سفید ڈریس شرٹ پہنے ہوئے تھا جس کے آستین مڑے ہوئے تھے اور ان

میں سے جھلکتے بازو طاقت اور بہادری کے کارناموں مین انعام جیتنے کے حامل تھے۔ مظبوط اعصاب اور چوڑے کندھے۔ وہ اپنی نیلی آنکھوں میں ایک چمک لیے وہاں آرہا تھا۔

تب ہی اس کی نظر اپنی سلطانہ کی جانب گئی۔

وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ اپنی سلطانہ کو دیکھتے ہی اس نے فون کھٹ سے بند کیا۔

"مرحبا!۔"

میر آئے اور جیمرے خاتون نے جواب دیا تو نینا نے بھی جواب دیا۔ وہ کچھ کنفیوز لگ رہی تھی۔

"براق آؤ کھانا کھاؤ۔۔ دیکھو آج میں نے اتنا کچھ بنایا ہے کھانے میں۔"

جیمرے خاتون نے کہا۔

"میں فریش ہو کر آتا ہوں۔"

اس نے ہلکے پھلکے انداز میں جواب دیا اور پھر ایک حیران کن نظر نینا پر ڈال کر وہ وہاں سے اپنے کمرے میں روانہ ہوا۔

نینا کے ذہن میں بہت سے سوالوں نے گھر کر لیا تھا۔

"یہ تو شہر گئے تھے۔۔تو پھر یہ یہاں کیسے؟"

اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

www.novelsclubb.com

"نینا! اور کھانا لو۔۔تم نے تو کچھ کھایا ہی نہیں۔"

جیمرے خاتون نے پلاؤ کی پلیٹ نینا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جی! جی! میں لے رہی ہوں۔"

نینا نے کہا۔

براق وہاں آیا۔ وہ ڈائنگ ٹیبل کی طرف بڑھا۔

ڈائنگ ٹیبل کے دونوں اطراف میں کرسیاں لگی تھیں اور صرف ایک کرسی درمیان میں لگی تھی جس پر وہ آکر بیٹھا۔ اس کرسی پر ہمیشہ وہی بیٹھا کرتا تھا۔ براق سے پہلے وہ کرسی یامان بے کی ملکیت تھی۔

سب کھانا کھانے میں مصروف تھے۔

"نینا! تم ایک بات بتاؤ۔۔ تم نے صحافی بننے کا فیصلہ کیوں کیا؟"

میر آئے نے نینا سے پوچھا۔

"بس یوں سمجھ لو کہ۔۔ بچپن سے ہی میرے اندر یہ خوبی ہے کہ میں کرنٹ افیئرز پر بہت اچھے سے بات کر لیتی ہوں۔۔ اور اسی خوبی کی بنا پر میں نے ایک صحافی بننے کا

فیصلہ کیا۔۔تاکہ میں لوگوں کو اکاؤنٹیبل ٹھہرا سکوں۔۔انہیں ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلا سکوں۔۔اور ویسے بھی مجھے ہمیشہ سے ہی صحافی بہت پسند رہیں ہیں۔۔ جب میں انہیں ٹی وی پر سوال کرتا ہوا دیکھتی تھی تو مجھے ایسا لگتا تھا کہ ان کی جگہ میں سوال کر رہی ہوں۔"

اس نے ہلکے پھلکے سے انداز میں جواب دیا۔

(اف! یہ لوگ آخر یہ کیوں نہیں دیکھتے کہ کس موقع پر کیا سوال کرنا ہے اور کیا نہیں؟)

نینا نے دل ہی دل میں سوچا۔وہ ان ان سوالوں سے تنگ آگئی تھی۔جہاں بھی جاؤ سب ایک ہی طرح کے سوال پوچھتے۔

www.novelsclubb.com

"صحافت کچھ خطرناک نہیں؟خاص طور پر پاکستان میں؟"

میر آئے نے پوچھا تو نینا کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کی ایک لہر آئی۔

"ہاں! ایسا ہے لیکن مجھے چیلنجز لینا پسند ہیں۔اور ویسے صحافت اوور آل ہی ایک خطرناک پروفیشن ہے۔۔ صرف پاکستان میں نہیں۔"

نینا نے شانے اچکا کر پر اعتماد انداز میں کہا۔

اسے لگا کہ یہ شاید آخری سوال تھا مگر سوالوں کا سلسلہ ابھی رکا نہیں تھا۔

"انٹرسٹینگ!۔"

میر آئے نے کہا۔

"نینا! کیا تمہیں تمہارے والدین نے منع نہیں کیا تھا۔۔ مطلب انہوں نے تمہیں اس پروفیشن کو اپنانے سے روکا نہیں؟"

www.novelsclubb.com

نینا یہ سوال سن کر تھوڑا حیران ہوئی۔شاید سوال سے نہیں بلکہ سوال کرنے والے سے۔کیونکہ یہ سوال آیا تھا براق کی طرف سے۔

"جی! پہلے انہوں نے میری مخالفت کی تھی مگر پھر میں بھی نینا ہوں! جو اپنی بات پر ڈٹ جاتی ہے۔"

اس نے مسکرا کر میر آئے کو دیکھتے ہوئے کہا تو میر آئے بھی ہنس پڑی۔

"تمام!۔"

براق نے کہا۔اس کا انداز ہلکا پھلکا سا تھا۔

پھر سب کھانا کھانے میں دوبارہ مصروف ہو گئے۔

کچھ لمحے سلطان کے محل میں خاموشی چھائی رہی۔

www.novelsclubb.com
اور پھر سلطان سے یہ خاموشی برداشت نہیں ہو پائی۔

"نینا!۔"

براق نے اسے پکارا تو نینا نے اس کی جانب دیکھا۔اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

"جی؟"

اس نے سوالیہ نگاہوں کے ساتھ براق کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تم نے جو اقوام متحدہ میں تقریر کی تھی۔۔"

وہ کہہ رہا تھا۔

"جی! جی۔"

نینا نے کہا۔ جیسے وہ سمجھ گئی تھی کہ اب کیا سوال آنے والا ہے۔

(میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ یہ جملہ آج نہیں کہا گیا۔)

"اس میں تم نے کشمیر اور فلسطین کے بارے میں جو کچھ کہا وہ سب قابل تعریف ہے۔۔ لیکن۔۔"

اس کی بات جاری تھی لیکن تب ہی

"لیکن کیا؟"

نینا سے رہانہ گیا اور اس نے پوچھ لیا۔

(میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ یہ جملہ پھر کہانہ گیا۔)

سلطان سلطانہ کی خاطر اپنے اصول بھول گیا تھا۔

"کیا تمہاری اس تقریر سے کشمیر اور فلسطین آزاد ہو گئے؟"

براق نے پوچھا تو نینا کے چہرے کے تاثرات بدلے۔ وہ جیسے اس سوال سے اب بیزار آ گئی تھی۔

"تمہاری اس تقریر کا کیا فائدہ؟"

www.novelsclubb.com

اس نے پھر پوچھا۔

"اچھا سوال ہے۔۔ میں یہ تو جانتی ہوں کہ میری اس تقریر سے کشمیر یا فلسطین آزاد

نہیں ہوئے۔۔ لیکن اس تقریر سے تمام لوگوں کو یہ بات ضرور سمجھ آگئی ہو گی کہ ہمارے دلوں میں ابھی بھی کشمیر اور فلسطین کی محبت زندہ ہے جو مرتے دم تک رہے گی۔"

نینا نے پراعتماد انداز میں جواب دیا۔

نینا کا جواب سن کر براق فوراً کہنے لگا کہ

"لیکن اس تقریر سے انہیں تو کچھ نہیں ہوا جو ایک عرصے سے کشمیر اور فلسطین پر حکمرانی کر رہے ہیں۔"

براق نے کہا تو نینا فوراً کہنے لگی کہ

"آپ کو کس نے کہا کہ انہیں اس تقریر سے کچھ اثر نہیں ہوا؟"

اس نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔

(براق کچھ سمجھ نہ سکا یا شاید وہ سب سمجھ گیا تھا

اور وہ صرف اپنی سلطانہ کا امتحان لے رہا تھا۔)

"اگر انہیں اس طرح کی تقریروں سے فرق نہ پڑتا ہوتا تو وہ کبھی بھی ان لوگوں کو منظر عام سے غائب نہ کرتے جو ان کے ظلم کے خلاف بات کرتے ہیں۔"

نینا نے کہا۔

"جو کتابیں اور فلمز ان کے ظلم کو آشکار کرتی ہیں انہیں بین کر دیا جاتا ہے۔۔ ایسا کیوں ہے؟"

نینا نے سوال کیا اور پھر اس کا جواب بھی خود ہی دے دیا کہ

"کیونکہ اس سے لوگوں کے دلوں میں سے ان ظالموں کا خوف نکل جاتا ہے۔۔ لوگوں کو حقیقی آزادی کا مطلب سمجھ آ جاتا ہے۔"

نینا نے بات مکمل کی تو براق کہنے لگا کہ

www.novelsclubb.com

"مطلب تم کہہ رہی ہو کہ ان تقریروں سے لوگوں کے دلوں سے خوف نکل جاتا ہے۔۔ تم کس خوف کی بات کر رہی ہو؟"

براق نے پوچھا۔

"وہی خوف جو صدیوں سے ہمارے اندر چلتا آرہا ہے۔۔ جو ہمارے ارد گرد رہنے والے لوگ ہمارے دلوں میں ڈال دیتے ہیں کہ۔۔ ظلم کے خلاف آواز نہیں اٹھانی "۔

نینا نے پر اعتماد انداز میں جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اب تم دونوں بس بھی کرو۔۔ یہ ایک فیملی ڈنر ہے۔۔ کوئی ٹاک شو نہیں۔"

جیمرے خاتون نے ان دونوں کو ٹوکا۔ اور پھر ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہ ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اب سلطانہ کا سلطان کے محل سے جانے کا وقت آگیا تھا۔

مگر کون جانے کہ یہ جدائی مستقل تھی

یا پھر

عارضی !۔

"نینا ! تم اکیلے مت جاؤ۔۔ براق آپ تمہیں چھوڑ دیتے ہیں نا۔"

میر آئے نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے میں خود چلی جاؤں گی۔"

"میر آئے ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔ براق تمہیں چھوڑ آتا ہے۔۔اس وقت اکیلے مت جاؤ تم۔"

جیمرے خاتون نے اصرار کیا۔

لیکن

نینا نہیں مانی۔

وہ اپنی ویلیوز جانتی تھی۔

"نہیں جیمرے خاتون اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔میں چلی جاؤں گی۔"

اور پھر نینا بک کروئی گئی ٹیکسی سے ہوسٹل روانہ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چاند کی ٹکیہ رات کی تاریکی میں بہت دلکش لگ رہی تھی۔

اس کی روشنی پول کے نیلے پانی پر گر رہی تھی۔

براق وہاں کچھ سوچتے ہوئے چہل قدمی کر رہا تھا جب میر آئے وہاں آئی۔

"آپ نے نینا سے اتنی بحث کیوں کی؟"

اس نے ناراضگی کے عالم میں پوچھا۔

"میں صرف اس کا مینٹل کیلیبر دیکھنا چاہ رہا تھا۔"

براق نے جواب دیا۔

(انہیں اپنی غلطی پر شرمندی ہی نہیں ہے۔۔ ہونہہ!۔)

اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

"مگر کیوں؟"

www.novelsclubb.com

اس نے پوچھا۔

"میر آئے! تم جانتی ہو میرے اصولوں میں سے ایک اصول یہ بھی ہے کہ میں کسی کو وضاحت نہیں دیتا۔"

اس بار براق کا انداز سنجیدہ تھا۔

میر آئے خاموش ہو گئ۔

"مجھے نہیں پسند کہ کوئی مجھ سے بار بار سوال کرے۔"

اس نے مزید کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

لاہور، پاکستان۔

میکائیل ڈرائنگ روم میں موجود تھا۔

وہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے مغرور انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

سگریٹ کا دھواں ہر سو پھیلا تھا۔

"اسلم! نینا کب واپس آرہی ہے ترکیے سے؟"

میکائیل نے اپنے سامنے سر جھکائے کھڑے اسلم سے پوچھا۔

"معلوم نہیں مگر شاید اس مہینے تک آجائے۔"

اس نے کہا تو میکائیل نے کچھ نہ کہا آگے سے۔

"آپ نے کیا سوچا ہے اب۔۔کیسے لیں گے آپ اس سے اپنی بے عزتی کا بدلہ؟"

اسلم نے پوچھا۔

"تم جانتے ہو اسلم!۔۔کچھ ہی دنوں میں تم ایک انٹرویو دیکھو گے۔۔جس میں نینا انٹرویو لے رہی ہو گی۔۔جانتے ہو وہ کس کا انٹرویو لے رہی ہو گی؟"

میکائیل نے سوال کیا تو اسلم کچھ سمجھ نہ سکا۔

"میرا!۔وہ میرا انٹرویو لے رہی ہو گی۔اور اس وقت میں اپنا حساب پورا کروں گا۔"

میکائیل نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دیا۔

وہ دونوں مسکرانے لگے۔

یہ مسکراہٹ کسی کی زندگی میں تباہی لانے والی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تاریخ تھی 9 فروری، 2022۔

آج سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔

میر آئے اپنے کمرے میں موجود تھی جب اسے ایلدار کی فون کال موصول ہوئی۔

"تو تمہیں یاد آ گئی میری۔"

میر آئے نے فون اٹھاتے ہی کہا۔

"میں تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں میر آئے۔۔ تمہاری یاد تو ہمیشہ میرے ساتھ رہتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

دوسری جانب سے ایلدار نے کہا۔

"تمام! تو کیسے فون کیا؟"

میر آئے نے ناراضگی سے پوچھا۔

"میر آئے! میں چاہتا ہوں کہ تم کل مجھ سے ملنے آؤ۔"

اس بات پر میر آئے چونکی۔ وہ اپنی ناراضگی بھول ئی اور اس کے دل اور دماغ میں اب پریشانی کی ایک لہر آگئی۔ اس کے اعصاب تنے۔

(کیا مجھے آنے سے پھر جھوٹ بولنا پڑے گا؟)

اس نے دل ہی دل میں ناگواری سے سوچا۔

"ملنے؟ مگر کیوں؟"

میر آئے نے پوچھا۔

"میں دو دن بعد تمہارے گھر اپنے لیے۔۔ بلکہ ہمارے لیے بات کرنے کے لیے آؤں گا۔"

ایلدار نے کہا تو میر آئے کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے ہوئے۔

"ایلدار! کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔۔ مجھے یقین نہیں آرہا۔"

میر آئے نے خوشی کے عالم میں پوچھا۔

"یقین نہیں آرہا تواب کرلو یقین۔۔کیونکہ یہ حقیقت ہے۔"

ایلدار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم کل ملنا کیوں چاہتے ہو؟"

میر آئے نے پوچھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ کسی رشتہ میں بندھنے سے پہلے ہم کچھ باتیں ڈسکس کرلیں۔"

اس نے ہلکے پھلکے انداز میں جواب دیا۔

"ہمارے درمیان توسب باتیں کلئیر ہیں۔۔تو پھر ایسا کیا ہے جو ابھی ڈسکس کرنا باقی ہے۔"

www.novelsclubb.com

میر آئے کچھ سمجھ نہ سکی۔

"میر آئے! ابھی بہت کچھ ایسا ہے جو میں تم سے ڈسکس کرنا چاہتا ہوں۔۔بس تم کل آرہی ہو۔۔ سمجھ آئی؟"

اس نے حکم دیا۔

"ایوت! میں آجاؤں گی۔۔ مگر کہاں اور کس وقت؟"

میر آئے نے کسی غلام کی طرح اس کا حکم مان لیا۔

"کل صبح گیارہ بجے۔۔ میرے گھر پر۔"

ایلدار نے جواب دیا۔

"تمہارے گھر؟"

میر آئے حیران ہوئی۔

"کیا ہوا؟ اتنا حیران کیوں ہو رہی ہو؟"

ایلدار نے اب کی بار مسکراتے ہوئے پوچھا۔ جیسے جب کوئی غلام اپنے حکمران کی بات مان لیتا ہے تو حکمران غلام سے خوش ہی ہوتا ہے۔

"ایلدار مجھے اب ایسے چھپ چھپ کر ملنا۔۔ آنے سے بار بار جھوٹ بولنا اچھا نہیں لگتا۔"

www.novelsclubb.com

میر آئے نے دکھی اور شرمندگی بھرے انداز میں کہا۔

"اوہو! بس بھی کرو۔۔ کیا تم میرے لیے اتنا بھی نہیں کر سکتی۔۔ یاد رکھو محبت اور جنگ میں سب کچھ جائز ہوتا ہے۔۔ پھر جھوٹ کیا چیز ہے؟"

ایلدار نے ابرو اچکاتے ہوئے کہا۔

"ہاں شاید تم ٹھیک ہی کہہ رہے ہو۔"

میر آئے نے دکھی سے انداز میں کہا۔ جیسے وہ یہ سب ماننا نہیں چاہ رہی تھی۔

"اچھا اب ان سب باتوں کی فکر چھوڑ دو۔۔ تم اب صرف ہمارے بارے میں سوچو۔۔ ٹھیک ہے؟"

ایلدار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اپنا خیال رکھنا۔"

میر آئے نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔

"تم بھی۔"

www.novelsclubb.com

ایلدار نے کہا۔

"اللہ حافظ !۔"

میر آئے نے کہا تو ایلدار نے فوراً جواب دیا کہ

"جاؤ میر آئے یامان ! ایلدار جان تمہیں الوداع کہتا ہے۔"

ایلدار نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔اس کا انداز کچھ مختلف تھا جو میر آئے سمجھ نہ سکی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایلدار یعنی مرات اپنے گھر میں موجود تھا۔یہ اسی سفید بنگلہ کا ڈرائنگ روم تھا۔ یہاں اس کے ساتھ سرمئی آنکھوں والا ایرن بھی موجود تھا۔

"تو مرات اب کل کیا ہونے جا رہا ہے ؟"

ایرن نے تجسس بھری نگاہوں سے مرات کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بس یوں سمجھو کہ براق کی تباہی نزدیک ہے۔"

مرات نے بہت یقین سے کہا۔

"وہ کیسے ؟"

ایرن نے پوچھا۔

"کل تم جانتے ہو کیا ہو گا؟"

مرات نے پوچھا اور پھر وہ کہنے لگا کہ

"احمت قید خانے سے بھاگ جائے گا۔۔اور اسے میں بھگاؤں گا۔"

"لیکن۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ایسا صرف میرے کہنے پر کرے گا۔"

اس نے مزید کہا۔

"مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی۔۔احمت ایک فوجی ہے۔۔اور فوجی کو کوئی قابو نہیں کر سکتا۔۔تو تم نے اس سے کیسے اپنی باتیں منوائیں؟"

ایرن نے پوچھا تو اسکے انداز تشویش ناک تھا۔

"فوجی کو قابو نہیں کیا جاسکتا۔۔لیکن اسے مجبور ضرور کیا جاسکتا ہے۔"

مرات نے جواب دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تاریخ تھی 11 جنوری، 2022۔

احمت کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔وہ اپنے گھر میں موجود تھا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیں یاسر بے! میں نے آپ کو اس کام کے لیے اس لیے منتخب کیا ہے کیونکہ مجھے آپ پر بھروسہ ہے۔۔میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے ایلدار کے بارے میں ایک ایک خبر لا کر دیں۔۔چاہے آپ کو اس کا پیچھا کرنا پڑے یا کچھ بھی کرنا پڑے۔"

احمت نے یاسر بے سے کہا۔

اس کی آنکھوں میں ایک پریشانی تھی۔

یاسر بے ایک ریٹائرڈ فوجی تھے، لیکن ان کی احمت سے بہت عرصے پہلے تک کی وابستگی تھی۔

اور انہوں نے جب یہ معلوم ہوا احمت سے کہ یہ معاملہ ملک دشمن کا ہے تو وہ اس معاملے پر سنجیدہ ہوئے۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تاریخ تھی 13 جنوری، 2022۔

احمت کہیں کام سے گیا ہوا تھا جب اسے یاسر بے کی کال موصول ہوئی۔

"احمت تمہارا شک ٹھیک نکلا۔۔ایلدا رہی مر ات ہے۔"

احمت نے جیسے ہی فون اٹھایا تو یاسر بے نے کہا۔

یہ سن کر احمت سکتے میں رہ گیا۔

اس کے لیے وقت رک سا گیا تھا۔

سب کچھ ایک دم تبدیل ہو گیا تھا۔

اس نے فون بند کیا اور موبائیل پر براق کا نمبر ملانے لگا۔

پھر ایک دم اس کے ذہن میں آیا کہ

www.novelsclubb.com

"میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔۔کیا براق نے مجھ پر یقین کریں گے؟"

اس کے دل پر ایک دم بوجھ سا پڑنے لگا۔

"مجھے پہلے کچھ ثبوت اکٹھے کرنے ہوں گے۔۔یوں ہوا میں تیر چلانا کہیں کوئی خطرہ نہ لے آئے۔"

اس نے یہ سوچتے ہوئے فون کی سکرین بند کر دی۔

"ایلدار! تمہیں اب مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔"

اس نے اپنے آپ سے عہد کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تاریخ تھی 20 جنوری 2022۔

"آخر کون ہو سکتا ہے وہ؟"

www.novelsclubb.com

ایلدار نے سوال کیا۔

"معلوم نہیں۔۔

مگر یہ ممکن ہے کہ ہمارے درمیان کوئی غدار موجود ہو۔"

احمت کے اعصاب تنے۔اس نے گھبراتے ہوئے ایلدار کی جانب دیکھا اور پھر براق کی طرف۔

"کیا مجھے براق بے کو بتادینا چاہیئے؟"

احمت نے دل ہی دل میں گھبراتے ہوئے سوچا۔

"کیا تم کچھ کہنا چاہتے ہو احمت؟"

www.novelsclubb.com

براق نے احمت پر سوالیہ نگاہیں ڈالی۔

"ن۔۔۔ن۔۔۔ نہیں براق بے۔"

احمت نے اپنی نظریں جھکالیں۔

"کاش! میں آپ کو سب بتا سکتا۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

احمت آرمی کی خفیہ بیس سے باہر کھڑا فون پر یاسر بے سے بات کر رہا تھا۔

احمت ساتھ ساتھ سگریٹ پی رہا تھا۔اس نے پہلے کبھی سگریٹ کو ہاتھ نہیں لگایا تھا لیکن اب ذہنی تناؤ اور پریشانی کے باعث اس نے اس بری عادت کو اپنا لیا تھا۔

"احمت! مجھے یہ بتاؤ کہ ایلدار اس وقت کہاں ہے؟"

یاسر بے نے پوچھا۔

"اس وقت تو وہ ہمارے ساتھ ہی تھا۔"

www.novelsclubb.com

احمت نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

"ابھی کہاں ہے وہ؟"

یاسر بے نے پوچھا۔

"ابھی تک وہ باہر نہیں آیا۔"

احمت کا جواب سنتے ہی یاسر بے کہنے لگے کہ

"اچھا تم مجھے اس کے بارے میں جتنا جلدی ہو سکے اطلاع دو کیونکہ اب کی بار ہمیں اس کا ٹھکانہ ڈھونڈنا ہے۔"

یہ سنتے ہی احمت کہنے لگا کہ

ہاں! ہاں! میں آپ کو ساری اطلاع۔۔۔۔"

احمت کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب اس نے پیچھے مڑ کر براق کو دیکھا۔ اس نے فون فوراً سے بند کر ڈالا۔ براق کو حیرانگی یہ دیکھ کر ہوئی تھی کہ احمت کے ہاتھ میں سگریٹ تھا۔

"احمت! تم نے کب سے سگریٹ پینا شروع کیا؟"

احمت بہت گھبرایا ہوا لگ رہا تھا۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔بس کچھ دن پہلے ہی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ وہی سفید بنگلہ تھا مگر یہ اس بنگلے کا تہہ خانہ تھا۔یہاں مرات کے ساتھ بھوری آنکھوں والا احمت موجود تھا۔

یاسر بے اور احمت نے ایلدار کا پیچھا کرتے ہوئے اس کا ٹھکانہ ڈھونڈ لیا تھا۔

یاسر بے احمت کے ساتھ اس محل جیسے گھر میں داخل نہیں ہوئے کیونکہ احمت مرات سے اکیلے میں ملنا چاہتا تھا،اس بات پر یاسر بے کو کوئی اعتراض بھی نہیں تھا۔

لیکن شاید وہ گھر کے مالک کی اجازت سے ہی وہاں پہنچا تھا۔

"احمت! تو تم نے مجھے ڈھونڈ ہی لیا۔"

مرات نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں! میں نے تمہیں ڈھونڈ لیا۔۔ مرات!۔"

احمت کے انداز میں غصہ تھا۔

"واللہ واللہ! تمہیں تو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ میں ہی مرات ہوں۔"

اس نے تمسخر اڑاتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری جان لے لوں گا!!!۔"

احمت کی برداشت ختم ہوئی۔ وہ یہ کہتے ہوئے مرات یعنی ایلدار کی جانب بڑھا لیکن تب ہی مرات نے اسے روکتے ہوئے کہا کہ

"نا! یہ غلطی مت کرنا۔۔ کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو میں اس رموٹ کا بٹن دبا دوں گا۔"

یہ رموٹ اس نے اپنی جیب سے نکالا تھا۔ یہ کوئی عام رموٹ نہیں تھا۔

"یہ۔۔ یہ رموٹ کس کا ہے؟"

احمت شاید کچھ کچھ سمجھ گیا تھا۔

"دکھنے میں یہ صرف ایک رموٹ ہے لیکن اصل میں اس کا یہ ایک بٹن ترکیے کے آٹھ شہروں کو تباہ کر کے رکھ سکتا ہے۔۔ ثبوت دکھاؤں۔۔ لیکن اس سے پہلے میں تمہیں ایک سرپرائز دینا چاہتا ہوں۔"

اس کے یہ کہتے ہی تہہ خانے کا دروازہ کھلا اور وہاں سے یاسر بے داخل ہوئے۔

"آؤ یاسر! خوش آمدید۔"

www.novelsclubb.com

مرات نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت شکریہ! مرات بے۔"

یاسر بے نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

احمت حیرانگی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔

"یاسر بے! آپ بھی؟"

اس نے زخمی سے انداز میں پوچھا۔

"ہاں احمت! میں بھی۔

یاسر بے نے جواب دیا تو ان کے چہرے پر کوئی شرمندگی کے آثار نہیں تھے۔

"تم جانتے ہو احمت۔۔ یاسر بے نے ریٹائر ہونے کے بعد اگر کسی کے ساتھ کام کیا ہے تو وہ صرف میں ہوں۔۔ تم یہاں جو آئے ہو ناوہ بھی میری ہی مرضی سے آئے ہو۔"

www.novelsclubb.com

مرات نے مغرور انداز میں کہا۔

"خیر اب میں تمہیں ذرا ثبوت دکھادوں۔"

مرات نے کہا۔

تہہ خانے کی دیواروں پر کئی سکرینز لگی تھیں جن میں سے نو سکرینز آن ہو گئیں۔

ایک سکرین کسی صحرا کو دکھا رہی تھی۔

مرات کے اس ریموٹ کا ایک بٹن دباتے ہی ایک زوردار آواز کے ساتھ صحرا میں جیسے مٹی کا طوفان آگیا تھا۔

"یہ دیکھ رہے ہو احمت! اس طرح کے کئی بم ان آٹھ شہروں میں بھی مختلف جگہوں پر لگے ہیں۔۔ تم یہ تو جانتے ہی ہو گے کہ ان شہروں کی آبادی بہت زیادہ ہے۔۔اب تمہاری ایک غلطی۔۔ صرف ایک غلطی! یہاں رہنے والے تمام لوگوں کی زندگیاں چھین سکتی ہے۔"

مرات نے کہا۔

احمت کے چہرے پر بہت دکھ تھا۔

بہت پریشانی !۔

"اب فیصلہ تمہیں کرنا ہے۔"

مرات نے احمت سے کہا۔

"کیا چاہتے ہو تم ؟"

احمت نے زخمی انداز میں پوچھا۔وہ مجبور تھا۔

"یہی میں سننا چاہتا تھا۔"

مرات نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو سنو اب !۔"

www.novelsclubb.com

مرات نے کہنا شروع کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

تاریخ تھی 1 فروری، 2022۔

احمت مرات کے اسی محل جیسے گھر میں موجود تھا۔وہ دونوں ڈرائنگ روم میں آمنے سامنے صوفے پر بیٹھے تھے۔

"استنئے پارک میں میرا ایک ساتھی آئے گا۔۔وہ اپنے آپ کو مرات کہے گا۔۔ جب ہم اسے لے کر آرمی کی بیس تک لے جائیں گے۔۔ تمہیں اسے تب ختم کر دینا ہو گا۔"

مرات نے احمت کو حکم دیا۔

"ایسے براق کو لگے گا کہ مرات ختم ہو گیا ہے اور اس کا شک تمہارے اوپر چلا جائے گا۔"

اس نے مزید کہا۔

www.novelsclubb.com

"کیا مجھے وہاں یہ کہنا ہو گا کہ میں غدار ہوں؟"

اس نے زخمی سے انداز میں پوچھا۔

اس کے لہجے میں مجبوری تھی،دکھ تھا اور شرمندگی تھی۔

"ہاں! تمہیں یہ کہنا ہوگا۔۔ لیکن اگر تم نہ بھی قبول کرو تب بھی کچھ نہیں ہوگا کیونکہ تم اپنے عمل سے ہی اپنی غداری ثابت کر دو گے۔"

مرات نے ابرو اچکاتے ہائے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

موجودہ دن۔

"اچھا تو یہ سب ہوا۔"

ایرن نے حیرانگی سے کہا۔

"ہاں!۔"

www.novelsclubb.com

مرات نے ہمیشہ کی طرح اپنے مغرور انداز میں کہا۔

"مرات! میں پھر ٹھیک کہتا ہوں نا کہ تم ماسٹر مائنڈ ہو۔"

ایرن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور تمہیں یہ بھی ماننا ہو گا کہ میں بھی ٹھیک کہتا ہوں۔"

مرات نے کہا۔

"کیا؟"

ایرن کچھ سمجھ نہیں سکا۔

"یہی کہ براق بہت ہی بے وقوف ہے۔"

یہ سن کر وہ دونوں زور زور سے ہنسنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"تمام! تمام! یہ بات تم ٹھیک کہتے ہو۔"

ایرن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب بتاؤ۔۔احمت کو قید خانے سے نکلوا کر تم کیا کرو گے؟"

ایرن نے پوچھا۔

"اسے لگتا ہے کہ اس کے قید خانے سے نکلتے ہی میں اسے وہ ریموٹ دے دوں گا

۔۔ لیکن افسوس! جب اسے ریموٹ ملنے لگے گا تب ہی میرے بندے اسے ختم کر

دیں گے۔"

مرات نے کہا تو ایرن حیران ہوا۔

"لیکن صرف اتنا ہی نہیں۔۔ براق کو ایک اور دھچکا تب لگے گا جب وہ اپنی بہن کی

لاش دیکھے گا۔"

مرات نے مزید کہا تو ایرن کے چہرے پر حیرانگی مزید بڑھی۔

"کیا؟ کیا مطلب؟"

www.novelsclubb.com

ایرن تھوڑا گھبرا سا گیا تھا۔

"مطلب یہی کہ اس کی بہن میر آئے یامان کل ادھر۔۔ میرے اس چھوٹے سے

گھر میں آئے گی۔۔اور وہیں میں اسے اپنی ساری سچائی بتا کر اس دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رخصت کر دوں گا۔"

مرات نے کہا۔

"مرات! لیکن تمہارا اس لڑکی سے کیا واسطہ؟اسے ان سب میں کیوں گھسیٹ رہے ہو؟"

ایرن نے پوچھا تو اس کا انداز اس بات قدرے مختلف تھا۔

"اوہ شٹ اپ! ان فوجیوں نے اس وقت کیوں نہیں کچھ سوچا جب انہوں نے میری آنے کو بے رحمی سے قتل کر دیا۔ان کا اس سب معاملے سے کوئی واسطہ نہیں تھا نا؟تو پھر؟اور انہوں نے مجھے کیوں زندہ رکھا؟صرف یہ دکھانے کے لیے کہ ہم فوجی بچوں پر ہاتھ نہیں اٹھاتے۔"

اس نے جیسے اپنا دل ہلکا کیا۔اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"تمام! تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن ایک مرتبہ پھر سوچ لو۔"

ایرن نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں ایک بار ارادہ کر لوں۔۔ تو اسے کوئی نہیں بدل سکتا۔"

اس نے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارے دل میں میر آئے کے لیے کوئی جذبات نہیں ہیں؟"

ایرن نے پوچھا۔

"جذبات؟ ایسی لڑکیوں کے لیے کون جذبات رکھتا ہے جو اپنے ہی گھر والوں سے جھوٹ بول کر اپنے عاشقوں سے ملنے آتی ہیں؟"

www.novelsclubb.com

اس نے مغرور انداز میں جواب دیا۔اس کا یہ جواب یہ ظاہر کر رہا تھا کہ میر آئے کے لیے محبت تو کیا اس کے دل میں میر آئے کے لیے تھوڑی سی بھی عزت نہیں ہے۔

"بس کل کا دن آلینے دو۔۔کل میری فتح ہو گی۔۔اور براق کی شکست!۔"

مرات نے فاتحانہ انداز میں کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تاریخ تھی 10 فروری،2022۔

www.novelsclubb.com

آج بادل خوب برس رہے تھے۔

شاید آج جو واقعات ہونے والے تھے اسی وجہ سے آسمان رو رہا تھا۔

وہ دن آچکا تھا جس کا مرات کو بے صبری سے انتظار تھا۔

اس کی فتح کا دن!

لیکن یہ دن زیادہ خاص اس لیے تھا کیونکہ

یہ براق کی شکست کا دن تھا!۔

مرات ایک سیاہ لمبے کوٹ اور سیاہ جینز میں ملبوس تھا۔اس نے آج سر پر وہی ہیٹ پہن رکھی تھی جو کارا بے پہنا کرتا تھا۔

ماتھے پر بکھرے سیاہ بال اور سیاہ آنکھیں ہمیشہ کی طرح بہت پر کشش لگ رہی تھیں۔

لیکن

ایسی خوبصورتی کا کیا فائدہ جو مصنوعی ہو!

www.novelsclubb.com

کیونکہ

اصل خوبصورتی تو دل کی ہوتی ہے!۔

مرات کو ایک کال موصول ہوئی۔

اس نے فون اٹھایا تو دوسری جانب سے کسی نے بتایا کہ

"مرات بے! احمت کو بھگا دیا ہے قید خانے سے۔"

یہ سنتے ہی مرات نے خوشی سے فون بند کر دیا۔

سب کچھ بالکل ویسے ہی ہو رہا تھا جیسے وہ چاہتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مرات کے اس چھوٹے سے گھر کا دروازہ کھٹکا۔

وہ سمجھ گیا کہ وہ آگئی ہے۔

www.novelsclubb.com

"میر آئے یامان! تم آ ہی گئی۔"

اس نے زیر لب کہا۔

وہ دروازہ کھولنے کے لیے آگے بڑھا۔

قدرت!

وقت!

اور

قسمت!

سب اس کا ساتھ دے رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com